پینے کے اسلامی آداب

ابواب الاشربہ



محمد سلمان غفرلہ

فہرست

حرام مشروبات کی ابحاث

اشربہ محرّمہ کے احکام

نبیذ اور اُس سے متعلقہ ابحاث

پینے کے آداب

حرام مشروبات کی ابحاث

اشربہ محرّمہ:

چار قسم کی شرابیں حرام ہیں: (1)خمر۔ (2)طِلاء۔ (3)سَکَر۔ (4)نقیع الزّبیب۔

اِن چاروں کی تفصیل مع احکام مندرجہ ذیل ہے:

• خمر:

خمر کی تعریف:

هِيَ النِّيءُ مِنْ مَاءِ الْعِنَبِ إذَا غَلَى وَاشْتَدَّ وَقَذَفَ بِالزَّبَدِ. انگور کا کچا شیرہ جبکہ وہ جوش مارے، اُس میں اشتداد (قوت) پیدا ہو جائے اور جھاگ پھینکنے لگے کچے شیرے سے مراد یہ ہے کہ وہ پکا ہوا نہ ہو۔(الدر المختار:6/448)

خمر کی ماہیت :

خمر کی ماہیت میں پانچ چیزیں داخل ہیں:

1. عصیر عنب یعنی انگور کا کچا شیرہ ہونا۔
2. غیر مطبوخ یعنی پکا ہوا نہ ہونا۔
3. غلیان یعنی اُس میں جوش کا آنا۔
4. اِشتداد یعنی اُس شیرہ میں ایسی قوت پیدا ہو جائے کہ وہ مُسکِر (نشہ آور) ہو جائے۔

5. قذف بالزّبد یعنی اُس پر جھاگ آجائے۔(یہ شرط امام صاحب کے نزدیک ہے، صاحبین کے نزدیک نہیں)

خمر کی ماہیت میں فقہاء کرام کا اختلاف:

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: صرف انگور کا کچا شیرہ خمر ہے، باقی دیگر مُسکِرات خمر نہیں کہلاتے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: ہر نشہ آور چیز خمر ہے، خواہ وہ انگور سے بنی ہو یا کسی اور چیز سے۔(البنایۃ:12/344)

طِلاء(باذق، منصّف):

طِلاء کی تعریف:۔

هُوَ العصير يُطْبَخُ حَتَّى يَذْهَبَ أَقَلُّ مِنْ ثُلُثَيْهِ. انگور کا شیرہ جبکہ اُس کو اِتنا پکایا جائے کہ اُس کا دو تہائی سے کم کم حصہ جل کر اُڑ جائے۔اِس میں بھی إذَا غَلَى وَاشْتَدَّ وَقَذَفَ بِالزَّبَدِ کی قید ملحوظ ہے یعنی غلیان، اِشتداد اور قذف بالزّبد پایا جائے ۔(الدر المختار:6/451)

طِلاء، باذق اور منصّف کی ماہیت:

طِلاء کی ماہیت میں چھ چیزیں داخل ہیں:

1. عصیر عنب یعنی انگور کا شیرہ ہونا۔
2. مطبوخ یعنی عصیر عنب کا آگ یا سورج کی تپش میں پکنا۔
3. پکنے سے دو تہائی سے کم کم مقدار کا جل کر اُڑ جانا۔
4. غلیان یعنی اُس میں جوش کا آنا۔
5. اِشتداد یعنی اُس شیرہ میں ایسی قوت پیدا ہو جائے کہ وہ مُسکِر(نشہ آور)ہو جائے۔
6. قذف بالزّبد یعنی اُس پر جھاگ آجائے۔صاحبین کے نزدیک یہ شرط ضروری نہیں۔

سَکَر(نقیع التّمر):

سَکَر کی تعریف:

هُوَ النِّيءُ مِنْ مَاءِ الرُّطَبِ إذَا اشْتَدَّ وَقَذَفَ بِالزَّبَدِ. کھجوروں کا کچا پانی جبکہ اُس میں اشتداد (قوت) پیدا ہو جائے اور جھاگ پھینکنے لگے۔ مطلب یہ ہے کہ چھوارے یا تازہ کھجوریں پانی میں بھگو کر رکھ دی جائیں اور اتنا رکھا جائے کہ اُس سے پانی میں غلیان، اِشتداد اور قذف بالزّبد پیدا ہو جائے۔ اس کو سَکر بھی کہتے ہیں اور نقیع التّمر بھی کہا جاتا ہے۔(الدر المختار:6/451)

سَکَر کی ماہیت:

سَکَر کی ماہیت میں پانچ چیزیں داخل ہیں:

1. کھجوروں یا چھواروں ملا پانی۔
2. اُس پانی کا پکا ہوا نہ ہونا۔
3. غلیان یعنی اُس میں جوش کا آنا۔
4. اِشتداد یعنی اُس شیرہ میں ایسی قوت پیدا ہو جائے کہ وہ مُسکِر (نشہ آور) ہو جائے۔
5. قذف بالزّبد یعنی اُس پر جھاگ آجائے۔ صاحبین کے نزدیک یہ شرط ضروری نہیں۔

نقیع الزبیب:

نقیع الزبیب کی تعریف:

هُوَ النِّيءُ من ماء الزبيب،إذا اشتد وغلي. کشمش کا کچا پانی جبکہ اُس میں اشتداد (قوت) پیدا ہو جائے اور وہ جھاگ پھینکنے لگے۔ مطلب یہ ہے کہ کشمش یا منقّٰی کو پانی میں بھگو کر اتنار کھا جائے کہ اُس سے پانی میں غلیان، اِشتداد اور قذف بالزّبد پیدا ہو جائے۔(الدر المختار:6/452)

نقیع الزّبیب کی ماہیت:

اس کی ماہیت میں پانچ چیزیں داخل ہیں۔

1. کشمش یا منقّٰی ملا پانی۔
2. اُس پانی کا پکا ہوا نہ ہونا۔
3. غلیان یعنی اُس میں جوش کا آنا۔
4. اِشتداد یعنی اُس شیرہ میں ایسی قوت پیدا ہو جائے کہ وہ مُسکِر (نشہ آور) ہو جائے۔
5. قذف بالذّبد یعنی اُس پر جھاگ آجائے۔ صاحبین کے نزدیک یہ شرط ضروری نہیں۔

اشربہ محرّمہ کے احکام :

خمر کے احکام:

خمر کے دس احکام ہیں:

پہلا حکم: حرام لعینہٖ ہے۔

- جمہور: مطلقاً حرام لعینہٖ ہے یعنی قلیل ہو یا کثیر، مُسکر ہو یا غیر مُسکر، سب حرام ہے۔
- بعض معتزلہ: خمر حرام ہے جبکہ کثیر اور مُسکر یعنی نشہ آور ہو، یعنی حرام لغیرہٖ ہے۔(الدر المختار:6/452)

دوسرا حکم: نجس ہے اور بالاتفاق نجاستِ غلیظہ ہے۔

تیسر حکم: اِس کو حلال قرار دینے والا کافر ہے۔

چوتھا حکم: خمر مسلمان کے حق میں مالِ غیر متقوّم ہے۔

مسلمان کے حق میں مال ہے، لیکن متقوّم نہیں اور ذمّی کے حق میں خنزیر کی طرح مالِ متقوّم ہے۔

پانچواں حکم: خمر کا مُتلِف یا غاصب ضامن نہیں۔

یعنی کسی مسلمان کی ملکیت میں خمر ہو اور کوئی (مسلمان یا ذمّی) اُس کو ہلاک یا غصب کرلے تو وہ ضامن نہیں ہوگا ،اِس لئے کہ خمر مسلمان کے حق میں مالِ غیر متقوِّم ہے۔اور اگر کسی ذمّی کی ملکیت میں خمر ہو اور کوئی (ذمّی یا مسلمان)اُس کو ہلاک یا غصب کرلے تو وہ ضامن ہو گا۔

چھٹا حکم: مسلمان کے لئے اِس کی خرید و فروخت اور لینا دینا جائز نہیں۔

ساتواں حکم: اِس سے کسی بھی طرح کا نفع حاصل کرنا جائز نہیں۔

البتہ تخلیل(سرکہ بنانے) کے لئے اور اضطرار کی حالت میں دوائی کے طور پر یا پیاس بجھانے کے لئے صرف بقدرِ ضرورت استعمال کرنا جائز ہے۔

آٹھواں حکم: اِس کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی، اگرچہ قلیل اور غیر مُسکر ہی کیوں نہ ہو۔

نواں حکم: خمر کو دوائی کے طور پر علاج کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔

البتہ اضطرار کی حالت میں کرسکتے ہیں یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اضطرار کی حالت میں بقدرِ ضرورت شراب پی جاسکتی ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: شراب نہیں پی جاسکتی۔(الموسوعة الفقهية الكويتية:5/160)

دسواں حکم: خمر کو سرکہ بنانا جائز ہے۔

شراب کو سرکہ بنانے کے جواز و عدمِ جواز نیز اُس کے پاک اور حلال ہونے نہ ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے :

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: جائز ہے خواہ خود بخود بن جائے یا کوئی چیز ڈال کر بنائی جائے، پس وہ سرکہ پاک اور حلال ہو گا۔
- حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: جائز نہیں، پس وہ سرکہ پاک اور حلال نہ ہو گا، خواہ سرکہ خود بنے یا بنایا جائے۔
- مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم: سرکہ بنانا جائز نہیں لیکن سرکہ بن جانے کے بعد پاک اور حلال ہو گا، خواہ خود بنے یا بنایا جائے۔
- شوافع رحمۃ اللہ علیہم: سرکہ بنانا جائز نہیں، پس بنانے کی صورت میں وہ پاک اور حلال بھی نہ ہو گا، ہاں! اگر از خود سرکہ بن جائے تو وہ پاک اور حلال ہو گا۔(تحفۃ الالمعی:1/189)

اشربہ ثلاثہ کے احکام:

اشربہ ثلاثہ یعنی طِلاء، سَکَر اور نقیع الزبیب کے پانچ احکام ہیں:

پہلا حکم: اشربہ ثلاثہ پینا حرام ہے۔

البتہ ان کی حرمت خمر کی حرمت سے کم ہے، اِس لئے کہ ان کی حرمت اجتہادی جبکہ خمر کی حرمت قطعی ہے۔

اشربہ ثلاثہ کے پینے کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف:

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: حرام ہے، لیکن خمر کی طرح حرام قطعی نہیں۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: حرام ہے اور ان کی حرمت خمر کی طرح ہے، اِس لئے کہ یہ بھی خمر ہی ہیں۔
- امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: طِلاء اور نقیع الزّبیب مباح ہیں۔
- شریک بن عبد اللہ: سَکَر مباح ہے۔(الدر المختار:6/ 452)(الالمعی:5/205)

دوسرا حکم: اشربہ ثلاثہ پینے سے حد لگے گی جبکہ مُسکر یعنی نشہ آور ہوں:

اشربہ ثلاثہ کا دوسرا حکم یہ ہے کہ ان کے پینے سے حد اُس وقت لگے گی جبکہ ان کے پینے سے نشہ آئے۔

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: نشہ آنے کی صورت میں حد لگے گی۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: ایک قطرہ بھی پی لے تو حد لگے گی، خواہ نشہ چڑھے یا نہیں۔(البنایۃ:12/ 367)

تیسرا حکم: اشربہ ثلاثہ کو حلال قرار دینے والا کافر نہیں۔

چوتھا حکم: اشربہ ثلاثہ نجس ہیں۔

امام صاحب غلیظہ اور صاحبین خفیفہ قرار دیتے ہیں، راجح اور مُفتیٰ بہٖ غلیظہ کا قول ہے۔ (الدر المختار:1/ 320)

پانچواں حکم: اشربہ ثلاثہ مالِ متقوّم ہیں۔

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: مالِ متقوّم ہیں پس ان کی بیع جائز اور مُتلِف وغاصب ضامن ہو گا۔
- صاحبین اور ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: مالِ غیر متقوّم ہیں، لہٰذا ضامن نہ ہو گا۔(البنایۃ:12/ 368)

بیع کے مسئلے میں امام صاحب کے قول پر اور ضمان کے مسئلے میں صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے۔یعنی بیچنا جائز لیکن مکروہ ہے اور مُتلِف یا غاصب ضامن نہیں ہو گا، بشرطیکہ اُس نے اچھی نیت سے ہلاک کیا ہو۔(رد المحتار:6/ 454)

خمر اور اشربہ ثلاثہ میں فرق

شمار	خمر	اشربہ ثلاثہ
1	خمر کی حرمت قطعی ہے۔	اشربہ ثلاثہ کی حرمت ظنی اور اجتہادی ہے۔
2	خمر کو حلال قرار دینے والا کافر ہے۔	اشربہ ثلاثہ کو حلال قرار دینے والا کافر نہیں۔
3	خمر کا ایک قطرہ بھی پینے سے حد لگے گی۔	حد اُس وقت لگے گی جبکہ وہ مُسکر ہوں۔
4	خمر نجاستِ غلیظہ ہے، اور غلیظہ ہونے میں اتفاق ہے	نجاستِ غلیظہ ہیں لیکن غلیظہ ہونے میں اختلاف ہے۔
5	خمر کی بیع و شراء بالاتفاق جائز نہیں۔	اختلاف ہے، راجح جواز مع الکراہت ہے۔
6	خمر کا مُتلِف اور غاصب ضامن ہوگا بالاتفاق۔	ضامن ہونے میں اختلاف ہے۔ راجح عدمِ ضمان ہے

اشربہ اربعہ محرّمہ کے علاوہ دوسری شرابوں کا حکم:

مذکورہ بالا اشربہ اربعہ محرّمہ کے علاوہ دوسری چیزوں مثلاً شہد، انجیر، گندم، جَو، چاول وغیرہ سے بننے والے مشروبات جن پر اشربہ محرّمہ اربعہ کی تعریف صادق نہ آتی ہو، جیسا کہ آج کل کثرت سے ایسی شرابیں رائج ہیں، ان کے بارے میں دو قول ہیں:

- امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما: جائز ہیں بشرطیکہ:
  (1) مقدارِ مُسکِر سے کم کم پیا جائے۔
  (2) تقویتِ جسمانی کے لئے ہو، لہو و طرب مقصود نہ ہو۔
- امام محمد اور ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: مطلقاً سب حرام ہیں، اگرچہ حدِّ اسکار سے کم بھی پیا جائے۔

احناف کے نزدیک بھی مُفتیٰ بہٖ قول امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، چنانچہ ان سب کا پینا قلیل و کثیر سب حرام ہے اور نشہ آنے کی صورت میں حد بھی لگے گی۔(الدر المختار:6 / 454تا456)

شراب پینے والے کے لئے وعیدیں:

1. شراب ایک گندگی ہے۔ کقولہٖ تعالیٰ: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ(المائدہ:90)
2. شراب ایک شیطانی عمل ہے۔ کقولہٖ تعالیٰ:مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(المائدہ:90)
3. شراب دلوں میں بغض اور عداوت کے پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ کقولہٖ تعالیٰ:إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ (المائدہ:90)
4. شراب اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دیتی ہے۔وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ(المائدہ:90)
5. شراب کے نقصانات اُس کے نفع سے زیادہ ہیں۔ کقولہٖ تعالیٰ: وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا(البقرۃ:219)
6. شراب پی کر توبہ کیے بغیر مرنے والا آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ (بخاری،رقم: 5575)
7. جنت میں چلا بھی گیا تو جنت میں شراب نہ ملے گی، محروم رہے گا۔مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ شُرْبَهَا فِي الْجَنَّةِ(مسند احمد: 6948)مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ(شعب الایمان: 5184)
8. شراب کا کثرت سے پیا جانا قیامت کی علامات میں سے ہے۔إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَكْثُرَ الجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ (بخاری،رقم: 5231)
9. شراب پیتے ہوئے بندہ مؤمن نہیں رہتا۔وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ(بخاری،رقم:80)
10. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ شراب پینے والوں کو سلام مت کیا کرو۔لاَ تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الخَمْرِ (بخاری،رقم : 6255)
11. شراب پینے والے کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔یعنی ثواب نہیں ملتا۔لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي فَيَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا(نسائی۔رقم: 5664)مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ

صَلَاةٌ مَا دَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرُوقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ، وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا، وَإِنْ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا(نسائی۔رقم: 5668)

12. **شراب فروخت کرنا خنزیر کو کاٹ کر کھانے کے مترادف ہے۔یعنی حکم میں دونوں برابر درجے کے ہیں۔** مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ(ابوداؤد،رقم: 3489)(معالم السنن:3/134)

13. **اللہ تعالیٰ کی جانب سے لعنت کی گئی ہے شراب پر، اُس کے پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، نچوڑوانے والے پر، نچوڑنے والے پر، اُٹھانے والے والے پر، اُس پر جس کے لئے اُٹھائی جائے اور شراب کے ثمن کو کھانے والے پر۔**لُعنت الخمرُ بعينها، وشاربُها، وساقِيها، وبائعُها، ومبتاعُها، وعاصرُها، ومعتصرُها، وحاملُها، والمحمولةُ إليه، وآكلُ ثمنها(مسند احمد: 4787)

14. **نبی کریم ﷺ نے شراب پینا تو دور کی بات ہے، ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے بھی منع کیا گیا ہے جس پر شراب پی جارہی ہو۔**نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ(ابو داؤد، رقم: 3774) من كَانَ يُؤمن بِاللَّه وَالْيَوْم الآخر فَلَا يجلس على مائدة يشرب عَلَيْهَا الْخمر(الترغیب،رقم:3556)

15. **شراب ایسی منحوس چیز ہے کہ اِس سے ایمان کے سلب ہوجانے کا خطرہ ہے۔**من زنى أَو شرب الْخمر نَزَعَ الله مِنْهُ الْإِيمَان كَمَا يخلع الْإِنْسَانُ الْقَمِيصَ مِن رَأسه(الترغیب، رقم:3556)قال عُثْمَانُ بْنَ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا لَا تَجْتَمِعُ هِيَ وَالْإِيمَانُ أَبَدًا إِلَّا أَوْشَكَ أَحَدُهُمَا أَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ(سنن بیہقی۔رقم: 17339)

16. **شراب ہر شر اور برائی کی جڑ ہے۔**لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ(ابن ماجہ۔رقم: 3371) الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ(مشکوۃ ۔ رقم:5212)الْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ، وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَخَالَتِهِ وَعَمَّتِهِ(طبرانی اوسط۔ رقم: 3134)قال عُثْمَانُ بْنَ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ(سنن بیہقی۔رقم: 17339)

17. شراب کے عادی شخص کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت سے نہیں دیکھیں گے۔ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ وَالِدَيْهِ ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى(سنن بیہقی۔رقم: 17342)

18. شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہو گا، اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتوں کا ذائقہ بھی نہیں چکھائیں گے ، بلکہ وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا۔لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ ، وَلَا عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ(سنن بیہقی۔رقم: 17343)أَربع حق على الله أَن لَا يدخلهم الْجنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ(الترغیب۔رقم:3561)يُرَاحُ رِيح الْجنَّة من مَسِيرَة خَمْسمِائَة عَام وَلَا يجد رِيحهَا منان بعَمَلِهِ وَلَا عَاق وَلَا مُدمن خمْر(الترغیب۔رقم:3561)

19. جو شخص شراب کا عادی ہو اور توبہ کیے بغیر مر جائے اللہ تعالیٰ اس کو نہرِ غوطہ پلائیں گے اور غوطہ سے مراد وہ نہر ہے جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری ہو گی اور اُس کی بدبو جہنمیوں کے لئے اذیت اور تکلیف کا باعث ہو گی۔ مَنْ مَاتَ مُدمِنَ الْخمر سَقَاهُ الله جَلّ وَعَلَا منْ نَهْر الغوطة قيل وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر يجْرِي من فُرُوج الْمُومِسَاتِ يُؤْذِي أهلَ النَّار رِيْحُ فُرُوجِهِم(الترغیب۔رقم:3557)

20. شراب پینے والے سے اپنے خونی رشتوں کی پہچان ختم ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وہ اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا۔ أعاذنا الله منه۔مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَخَالَتِهِ وَعَمَّتِهِ(طبرانی اوسط۔رقم: 3134) يَأْتِي عَلَيْهِ سَاعَةٌ لَا يَعْرِفُ فِيهَا رَبَّهُ(شعب الایمان۔رقم: 5211)

21. نشہ کی حالت میں نماز قبول نہیں ہوتی۔ثَلَاثٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا يُرْفَعُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ عَمَلٌ: الْعَبْدُ الْآبِقُ مِنْ مَوَالِيهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى يَرْضَى، وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحُوَ(شعب الایمان۔رقم: 5202)

22. شراب کا عادی بُت پرست کی مانند ہے اور کل قیامت کے دن اللہ کے دربار میں بُت پرست کی طرح حاضر ہو گا ۔مَنْ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مُدْمِنُ خَمْرٍ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ(شعب الایمان۔رقم: 5208) شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ(مجمع الزوائد۔رقم:8187)

23. شراب پینے والے سے ایمان کا نور رخصت ہو جاتا ہے۔(مجمع الزوائد۔رقم:8196)

24. **شراب کا پینا زنا، چوری اور قتل جیسے بڑے بڑے گناہوں سے بھی زیادہ سخت درجہ کا گناہ ہے**۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِي اللهُ عَنْهُ قَالَ:لَأَنْ أَزْنِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَسْكَرَ، وَلَأَنْ أَسْرِقَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَسْكَرَ(**شعب الایمان۔رقم**: 5211)عَن سَالم بن عبد الله عَن أَبِيه أَن أَبَا بكر وَعمر وناساً جَلَسُوا بعد وَفَاة النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَذكرُوا أعظم الْكَبَائِر فَلم يكن عِنْدهم فِيهَا علم فأرسلوني إِلَى عَبْدِ اللهِ بن عَمْرو أسأله فَأَخْبرنِي أَن أعظم الْكَبَائِر شرب الْخمر(**الترغیب۔رقم**:3573)الْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ، وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ(**طبرانی اوسط۔رقم**: 3134) قِيلَ: دُعِيَ رَجُلٌ إِلَى سَجْدَةٍ لِصَنَمٍ فَأَبَى، ثُمَّ إِلَى قَتْلِ النَّفْسِ فَأَبَى، ثُمَّ إِلَى الزِّنَا فَأَبَى، ثُمَّ إِلَى شُرْبِ الْخَمْرِ، فَلَمَّا شَرِبَ فَعَلَ جَمِيعَ مَا طُلِبَ مِنْهُ. (**مرقاۃ**:8/3263)

25. **شراب پینے والے کے منہ پر دنیا سے جاتے ہوئے گرم کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا**۔عَنْ الضَّحَّاكِ قَالَ: مَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ نُضِحَ فِي وَجْهِهِ بِالْحَمِيمِ حِينَ يُفَارِقُ الدُّنْيَا. (**نسائی۔رقم**: 5675)

26. **دنیا سے اِس حالت میں جانے والا کہ اُس کے مثانہ میں شراب کا معمولی سا بھی حصہ ہو، اُس پر جنت حرام کردی جاتی ہے**۔لَا يَمُوت وَفِي مثانته مِنْهُ شَيْء إِلَّا حرمت بهَا عَلَيْهِ الْجنَّة(**الترغیب۔رقم**:3573)

27. **جو شخص شراب پی کر چالیس دن کے اندر اندر مرجائے وہ جاہلیت اور کفر کی موت پر مرتا ہے**۔من شرب الْخمر لم يرض الله عَنهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَة فَإِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا(**الترغیب۔رقم**:3597)

28. **دنیا میں شراب پینے والا آخرت میں قیامت کے دن پیاسا آئے گا**۔من شرب الْخمر أَتَى عطشان يَوْم الْقِيَامَة(**الترغیب۔رقم**:3577)

29. **فرشتے بھی شراب پینے والے کے قریب نہیں آتے**۔عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق(**الترغیب۔رقم**:3581)

30. **شراب پینے والا چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی سے محروم اور اللہ کی ناراضگی کا شکار رہتا ہے**۔من شرب الْخمر لم يرض الله عَنهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَة(**الترغیب۔رقم**:3597)من شرب الْخمر سخط الله عَلَيْهِ أَرْبَعِينَ صباحا(**الترغیب۔رقم**:3598)

شراب کی حرمت کے تدریجی مراحل:

حرمتِ خمر کے سلسلہ میں چار آیات بالترتیب نازل ہوئی ہیں:

پہلی آیت: وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا(النحل:67)

دوسری آیت: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ (البقرۃ:219)

تیسری آیت: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ(النساء:43)

چوتھی آیت: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ (المائدۃ:90،91)

- پہلی آیت میں "سَکَر" اور "رزقِ حسن" میں عطف ڈالا گیا ہے اور عطف مغایرت کے لئے آتا ہے، پس معلوم ہوا کہ شراب کوئی اچھا رزق نہیں ہے۔ نیز سکر کی صفت نہیں لائی گئی جبکہ رزق کی صفت حسن ذکر کی گئی ہے، اِس سے بھی اشارۃً یہ بتادیا گیا کہ شراب کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔
- دوسری آیت میں شراب کی بڑی خرابی بیان کرتے ہوئے اُس کے نقصان کو اُس کے فائدے سے زیادہ بتایا گیا، ظاہر ہے کہ عقل کا بھی تقاضا ہے کہ جس چیز میں نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہو وہ قابلِ ترک ہوتی ہے۔
- تیسری آیت میں شراب پی کر نماز کے قریب جانے سے بھی منع کردیا گیا، گویا یہ بتادیا گیا کہ یہ ایسی گندی چیز ہے کہ اِس کو پی کر بندہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے سے بھی قاصر ہوجاتا ہے۔
- پھر جب پچھلی آیات سے لوگوں کا ذہن بن گیا اور اُن کے ذہنوں میں شراب کی قباحت و شناعت بیٹھ گئی تو حرمتِ خمر کا صریح حکم نازل ہوا اور اس کو گندگی، شیطانی عمل، باہمی جھگڑوں اور عداوتوں کا سبب اور ذکر و نماز سے روکنے والا بتاکر ہر صورت میں بچنے کا حکم دیدیا گیا۔أعاذنا اللہ منہ و من کلِّ مُسکِر ۔

" كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ " کا مطلب:

حدیث کے مذکورہ جملوں کی تشریح سے قبل وہ دونوں اختلاف ذہن نشین کرلیں جو ما قبل میں گزر چکے ہیں:

پہلا اختلاف: حضرات احناف رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک خمر صرف انگور سے بنتی ہے جبکہ ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک ہر نشہ آور چیز کو خمر کہا جاتا ہے۔

دوسرا اختلاف: اشربہ اربعہ کے علاوہ دیگر مُسکِرات یعنی گندم، چاول شہد وغیرہ سے بننے والی شرابیں امام محمد اور ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک مطلقاً حرام ہیں خواہ مُسکِر ہوں یا نہیں، لیکن حضرات شیخین رحمۃ اللہ علیہما صرف مقدارِ مُسکِر کو حرام قرار دیتے ہیں۔

اب حدیث کے جملوں کی تشریح ملاحظہ کیجئے:

- شیخین رحمۃ اللہ علیہما: ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ خمر ہی کی طرح ہے یعنی خمر حکمی ہے اور حرام ہے، بشرطیکہ بالفعل نشہ آور ہو، بالقوۃ نشہ آور ہو تو حرام نہیں۔
- امام محمد رحمۃ اللہ علیہ: ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو، وہ خمر ہی کی طرح ہے یعنی خمر حکمی ہے اور مطلقاً حرام ہے، خواہ بالقوۃ نشہ آور ہو یا بالفعل۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: ہر وہ چیز جو بالقوۃ یا بالفعل نشہ آور ہو، وہ بعینہٖ خمر ہے اور حرام ہے۔

گویا احناف کے نزدیک اِس جملے میں مُسکر چیزوں کا حکم بیان کیا گیا ہے کہ وہ خمر ہی کی طرح حرام ہیں جبکہ وہ بالفعل نشہ آور ہوں، عند الشیخین رحمۃ اللہ علیہما اور بالقوۃ یا بالفعل نشہ آور ہوں عند محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اِس جملے میں ماہیتِ خمر کو بیان کیا گیا ہے یعنی خمر کی ماہیت یہ ہے کہ وہ نشہ آور ہو۔(تحفۃ الالمعی:5/211،بتغیر یسیر)

” لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الآخِرَةِ “ کامطلب:

حدیث میں آتا ہے:مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الآخِرَةِ یعنی جو دنیا میں شراب کا عادی رہا ہو اور توبہ کیے بغیر مر جائے تو اُسے آخرت میں شراب پینے کو نہ ملے گی۔ اِس میں ” لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الآخِرَةِ “ کا کیا مطلب ہے،اِس میں مختلف اقوال ہیں:

1. یہ کنایہ ہے جنت میں نہ جانے سے،اِس لئے کہ جو جنت میں جائے گا اُس کو شراب ضرور پیش کی جائے گی،پس نہ پینے کا مطلب عدمِ دخولِ جنت ہے۔جیسا کہ حدیث:لَم يَرِح رائحةَ الجنّة۔کا بھی یہی مطلب بیان کیا گیا ہے۔
2. حدیث کا ظاہری معنی مراد ہے کہ وہ جنت میں چلا بھی گیا تو اُسے شراب نہ ملے گی،اور اِس کی تایید شعب الایمان کی روایت: لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ(رقم:5184)اور مسند احمد کی روایت:حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ شُرْبَهَا فِي الْجَنَّةِ(رقم: 6948)سے ہوتی ہے۔
3. جنّت میں جانے کے بعد اُس کے ذہن سے شراب کا خیال نکال دیا جائے گا جس کی وجہ سے اُس کو شراب کی طلب بھی نہ ہوگی،یہ توجیہ اِس لئے کی گئی تاکہ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ ۔اور۔ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ جیسی آیات کے خلاف لازم نہ آئے۔
4. حدیث کا مطلب جنت میں داخل نہ ہونا ہے اور روایت کا محمَل یہ ہے کہ وہ شراب کا مُستحِل یعنی حلال سمجھنے والا ہو،پس اِس توجیہ کے اعتبار سے وہ کافر ہوگا اور کافر کے لئے جنت میں داخل نہ ہونا ظاہر ہے۔
5. حدیث میں نفی غیر مؤبد ہے یعنی عارضی طور پر نفی کی گئی ہے،اور مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اپنے گناہوں کی پاداش میں جہنم میں رہے گا اُسے شراب سے محرومی ہوگی اور جب وہ اپنی سزا بھگت کر جنت میں چلا جائے گا تو اُسے شراب مل جائے گی۔(انتہاب المنن:1/ 178)

" فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللَّهُ عَلَيْهِ" کا مطلب:

حدیث میں آتا ہے:" فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللَّهُ عَلَيْهِ "کہ شراب پینے والا اگر چوتھی مرتبہ توبہ کو توڑ کر توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول نہیں فرمائیں گے، حالآنکہ یہ ترمذی ہی کی روایت: مَا أَصَرَّ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي اليَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً (رقم: 3559) کے خلاف ہے۔پس حدیث کس مطلب کیا ہو گا۔

1. اِس میں اُس شخص کی عدمِ توفیقِ توبہ کا بیان ہے یعنی پھر اُس کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے توبہ کی توفیق ہی نہیں ملے گی، پس گویا" فَإِنْ تَابَ " کا مطلب" أَراد التّوبة " کے ہونگے۔
2. یہ تشدید اور تہدید پر محمول ہے، یعنی تخویف و اِنذار کے لئے کہا گیا ہے کہ وہ شخص اِس قابل نہیں کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔(انتہاب المنن:1/178)

" مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ "کا مطلب:

- حضرات شیخین رحمۃ اللہ علیہما : حدیث میں بطورِ احتیاط کے سدِّ ذرائع کے طور پر قلیل حصہ کو حرام کہا گیا ہے، گویا ممانعتِ حقیقی نہیں احتیاطی مراد ہے۔
- امام محمد اور ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: ممانعتِ حقیقی مراد ہے، یعنی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔(تحفۃ الالمعی:5/213)

" الخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالعِنَبَةُ " کا مطلب:

یہ جملہ ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہے کیونکہ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھجور اور انگور دونوں ہی سے بننے والی شراب خمر کہلاتی ہے۔ احناف چونکہ صرف انگوری شراب کو خمر کہتے ہیں، اِس لئے یہ حدیث بظاہر احناف کے خلاف ہے۔ احناف کی جانب سے اِس حدیث کی توجیہات مندرجہ ذیل ہیں:

1. اِس حدیث میں حکمِ شرعی کا بیان ہے، ماہیتِ خمر کا نہیں۔ یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح انگور سے بننے والی خمر حرام ہے اِسی طرح کھجور سے بننے والی شراب جو مُسکِر ہوگئی ہو وہ اگرچہ خمر تو نہیں، لیکن اُس کا پینا بھی خمر کی طرح حرام ہے۔

2. حدیث میں هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ سے مراد تثنیہ نہیں، بلکہ واحد یعنی صرف عِنب مراد ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں " يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ " اور " يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ " میں بھی تثنیہ بول کر واحد مراد لیا گیا ہے کیونکہ جنوں میں رسول نہیں آئے، نیز لؤلؤ اور مرجان صرف کھارے پانی سے نکلتے ہیں۔۔(انتہاب المنن:1/196)

نبیذ اور اُس سے متعلقہ ابحاث :

نبیذ کی تعریف:

لغۃً: فَعِیْلٌ کے وزن پر ہے، اور منبوذٌ کے معنی میں ہے یعنی کسی چیز کو ڈالنا۔(تحفۃ الالمعی:5/214)

اصطلاحاً: هُوَ مَا يُتَّخَذُ مِنَ التَّمرِ، والزَّبِيب، والعَسَل، مِنْ غَيْرِ غَلْيَانٍ وَ اشْتِدَادٍ. یعنی نبیذ اُسے کہتے ہیں جو کھجور، کشمش اور شہد وغیرہ سے بنائی جائے بشرطیکہ اُس میں جوش اور اشتداد نہ پیدا ہو۔(قواعد الفقہ:522)

یعنی پانی میں کوئی بھی چیز ڈالی جائے، جب وہ گل جائے اور اس کی شیرینی پانی میں آجائے مگر اس میں ابھی نشہ نہ پیدا ہوا ہو تو وہ نبیذ کہلاتی ہے۔(تحفۃ الالمعی:5/214)

نبیذ کا حکم:

نبیذ کا پینا بالاتفاق حلال ہے، بشرطیکہ اُس میں جوش و اشتداد نہ پیدا ہوا ہو اور وہ حدِّ اِسکار یعنی نشہ کی حد تک نہ پہنچی ہو۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں کھجور، منقی، انجیر، شہد وغیرہ کی نبیذیں بنتی تھیں اور اُن کو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم استعمال کیا کرتے تھے۔(تحفۃ الاحوذی:5/494)(تحفۃ الالمعی:5/214)

مسئلۃ اَلْاِنْتِبَاذِ فِيْ الظُّرُوْفِ :

اِنْتِبَاذِ فِيْ الظُّرُوْفِ کی ممانعت:

شراب کے مخصوص برتن جن میں شراب بنائی جاتی تھی، اُس میں نبی کریم ﷺ نے نبیذیں بنانے سے ابتداءً منع کیا تھا، چنانچہ حدیث میں ہے: وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالمُزَفَّتِ(بخاری:53)

ظروفِ ممنوعہ کی وضاحت:

- الحَنْتَمِ :   حَنْتَمَۃٌ کی جمع ہے، یعنی روغنی گھڑا۔
- الدُّبَّاءِ:   سوکھا کدو، جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔
- النَّقِيرِ:   بمعنی منقور یعنی کھودنا کریدنا۔ اور مطلب یہ ہے کہ درخت کے تنے کو کرید کر بنایا گیا برتن۔
- المُزَفَّتِ:   تار کول پھیرا ہوا گھڑا۔

ظروفِ ممنوعہ کی ممانعت کی وجوہات:

مذکورہ بالا برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت کی گئی تھی، جس کی وجہ یہ تھی:

1. اِن برتنوں میں مسامات نہ ہونے کی وجہ سے جلد ہی سُکر پیدا ہو جانے کا اندیشہ تھا۔
2. یہ برتن شراب کے ساتھ مخصوص تھے پس تشبیہ سے بچنے کے لئے اِن کے استعمال سے منع کیا گیا۔
3. اِن برتنوں میں خمر کے اثرات تھے، جس کی وجہ سے منع کیا گیا تاکہ خمر کے اثرات نبیذوں میں نہ مل جائیں۔
4. خمر کی حرمت میں تشدید و مبالغہ کے لئے منع کیا گیا کہ خمر تو درکنار اُس کے برتن تک استعمال نہ کرو۔

ظروفِ ممنوعہ کی ممانعت منسوخ ہو چکی ہے:

مذکورہ بالا ظروف کی ممانعت منسوخ ہو چکی ہے یا اب بھی باقی ہے، اِس میں دو قول ہیں:

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: ممانعت اب بھی باقی ہے، منسوخ نہیں ہوئی۔

- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: ممانعت منسوخ ہو چکی ہے، اب اُن کا استعمال جائز ہے۔ لِأَنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَ لَا يُحَرِّمُهُ.(ترمذی: 1869)(الفقہ الاسلامی:4/2628)

دو مختلف چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانا:

دو مختلف چیزوں مثلاً: کھجور اور کشمش وغیرہ کو ملا کر نبیذ بنائی جائے تو اُس کو "خلیط" کہا جاتا ہے۔ حدیث میں اِس کی ممانعت آئی ہے۔ جیسے: لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ، وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا(مسلم: 1986)نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا(ترمذی: 1877)

خلیطین کی ممانعت کی وجوہات:

ابتداءً فراوانی کا زمانہ نہیں تھا، اشیاء خورد و نوش کی کثرت نہیں تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چیز سے نبیذ بنانے پر اکتفاء کرنے کے لئے خلیطین سے منع کیا گیا، تاکہ دوسری چیز کو کوئی دوسرا شخص استعمال کر سکے۔

خوفِ سُکر کی وجہ سے منع کیا گیا کیونکہ مختلف اشیاء کو جب پانی میں ڈالا جائے تو اُن کی وجہ سے پانی میں سُکر جلدی پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے اور بہت ممکن ہے کہ پینے والے کو اِس سُکر کا پتہ ہی نہ چل سکے۔(انتہاب المنن:1/201)

خلیطین کی ممانعت منسوخ ہو چکی ہے:

اب اِس طرح سے دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانا جائز ہے یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے کہ:

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: خلیطین کی ممانعت منسوخ ہو چکی ہے، اب بلا کراہت جائز ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: مکروہ ہے تنزیہی ہے۔(انتہاب المنن:1/201)(تحفۃ الاحوذی:5/506)

پینے کے آداب

پانی یا کوئی بھی مشروب پینے کے آداب:

(1) بیٹھ کر پینا۔عَنْ أَنَسٍ،أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا(ترمذی: 1879)

(2) دائیں ہاتھ سے پینا۔لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ،وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ(ترمذی:2/2) مَنْ شَرِبَ بِشِمَالِهِ شَرِبَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ(مجمع الزوائد۔رقم:7925)

(3) شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔سَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ.(ترمذی۔رقم: 1885)

(4) آخر میں الحمد للہ پڑھنا۔ يُسَمِّي اللَّهَ فِي أَوَّلِهَا، وَيَحْمَدُهُ فِي آخِرِهَا(مجمع الزوائد۔رقم:8260) وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ.(ترمذی۔رقم: 1885)

(5) تین سانس میں پینا۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ: هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى.(ترمذی۔رقم: 1884)

(6) ہو سکے تو ہر سانس میں **بسم اللہ** اور **الحمد للہ** کہنا۔كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ. إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ سَمَّى اللَّهَ، فَإِذَا أَخَّرَهُ حَمِدَ اللَّهَ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاث مَرَّاتٍ(مجمع الزوائد۔رقم:8260)كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثَةَ أَنْفَاسٍ يُسَمِّي عِنْدَ كُلِّ نَفَسٍ، وَيَشْكُرُ فِي آخِرِهِنَّ(مجمع الزوائد۔رقم:8258)كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثَةَ أَنْفَاسٍ، يُسَمِّي عِنْدَ كُلِّ نَفَسٍ(طبرانی اوسط۔رقم: 9290)

(7) برتن میں سانس نہ لینا۔إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ(بخاری۔رقم: 5630)

(8) **سونے چاندی کے برتن کا استعمال نہ کرنا۔** لاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ(بخاری۔رقم: 5633) الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.(بخاری۔رقم: 5634)

(9) **اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پینا بلکہ ٹھہر ٹھہر کر چوس چوس کر دو یا تین سانسوں میں پینا۔** لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ البَعِيرِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ.(ترمذی۔رقم: 1884)كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ عَرْضًا، وَيَشْرَبُ مَصًّا.(مجمع الزوائد۔رقم:8255)

(10) **برتن میں پھونک نہ مارنا۔** نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ.(ترمذی۔رقم: 1887)

(11) **مشکیزے سے منہ لگا کر نہیں پینا چاہیئے۔** نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ القِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ(بخاری۔رقم: 5627)

(12) **کسی نہر وغیرہ سے پانی پینا ہو تو جانوروں کی طرح منہ لگا کر نہیں پینا چاہیئے۔** نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا، وَهُوَ الْكَرْعُ.(ابن ماجہ ۔ رقم:3431) عَنِ ابْنِ عُمَرَ،قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى بِرْكَةٍ(أي: الْحوض)،فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيهَا،فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:لَاتَكْرَعُوا،وَلَكِنِ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ،ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا،فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنَاءٌ أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ.(ابن ماجہ۔رقم: 3433) الْكَرْعُ: هُوَ تَنَاوُلُ الْمَاءِ بِفِيهِ مِنْ مَوْضِعِهِ.(حاشیۃ السندی:2/337)

(13) **اگر چلّو سے پانی پینا پیا جائے تو ایک ہاتھ کے بجائے دونوں ہاتھوں کے چلّو سے پینا چاہیئے۔** وَنَهَانَا أَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ.(ابن ماجہ۔رقم:3431)

(14) **ٹوٹے ہوئے برتن میں نہیں پینا چاہیئے، اگر پینا بھی پڑ جائے تو ٹوٹی ہوئی جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ سے پینا چاہیئے۔** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:نُهِيَ أَنْ نَشْرَبَ مِنْ كَسْرِ الْقَدَحِ.(طبرانی اوسط۔ رقم: 6833)نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ.(ابوداؤد۔رقم: 3722)

(15) **کوئی کھانا کھلائے یا پانی پلائے تو یوں دعاء دینا۔** اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.(ابوداؤد۔رقم: 3729)

(16) پینے کی ابتداء بڑے سے کرنا۔كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَقَى قَالَ: ابْدَءُوا بِالْكَبِيرِ.(مجمع الزوائد۔رقم: 8263) اشْرَبْ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ أَكَابِرِنَا.(مجمع الزوائد۔رقم: 8263)

(17) پی کر دوسروں کو دینا ہو تو اپنے دائیں کو دینا۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ:الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ(بخاری۔رقم: 5619)

(18) پلانے والے کاسب کو پلا کر آخر میں پینا۔سَاقِي القَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا.(ترمذی۔رقم: 1894)

(19) پانی پینے کے بعد یہ دعاء پڑھنا"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا أُجَاجًا بِذُنُوبِنَا"۔ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا شَرِبَ الْمَاءَ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا أُجَاجًا بِذُنُوبِنَا.(حلیۃ الاولیاء:8/137)

کھڑے ہو کر پانی پینا :

کھڑے ہو کر پانی پینے کی مذمّت:

1. نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے سختی سے منع فرمایا ہے اور کھڑے ہو کر کھانا کھانے کو اُس سے بھی زیادہ بُرا قرار دیا ہے۔عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا ، فَقِيلَ: الأَكْلُ؟ قَالَ: ذَاكَ أَشَدُّ.(ترمذی:1879) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا: فَالْأَكْلُ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَشَرُّ وَأَخْبَثُ.(سنن بیہقی۔رقم: 14639)
2. اگر کھڑے ہو کر پینے والا یہ بات جان لے کہ اُس کے پیٹ میں کیا ہے تو وہ زبردستی قے کرکے اُس پانی کو نکال دے۔ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِي يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ مَا فِي بَطْنِهِ لَاسْتَقَاءَهُ.(سنن بیہقی۔رقم: 14643)
3. تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے، اگر کوئی پی لے تو وہ پانی اِس قابل ہے کہ اُسے قے کرکے نکال دیا جائے ۔ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ شَرِبَ قَائِمًا فَلْيَسْتَقِئْ.(سنن بیہقی۔رقم: 14641)

4. کھڑے ہو کر پینے والے کے ساتھ شیطان شریک ہو جاتا ہے۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَشْرَبُ قَائِمًا فَقَالَ: قِهْ ، قَالَ: لِمَهْ؟ قَالَ: أَيَسُرُّكَ أَنْ يَشْرَبَ مَعَكَ الْهِرُّ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ شَرِبَ مَعَكَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ، الشَّيْطَانُ.(مسند احمد۔رقم: 7990)

کھڑے ہو کر پانی پینے کی روایات میں تعارض:

کھڑے ہو کر پانی پینے کے بارے میں دونوں طرح کی روایات ملتی ہیں، ممانعت کی روایات ابھی گزری ہیں، رخصت کی چند روایات یہ ہیں:

1. رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.(ترمذی: 1883)
2. أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا، فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ.(بخاری: 5615)
3. أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانُوا يَشْرَبُونَ قِيَامًا.(موطامالک:13)

رفعِ تعارض:

رفعِ تعارض کے طور پر شارحین نے کئی توجیہات پیش کی ہیں، بنیادی طور تین قول بنتے ہیں:

پہلا قول ترجیح: ممانعت کی روایات کے مقابلے میں احادیثِ جواز راجح ہیں۔(ابی بکر الأثرم)

دوسرا قول نسخ: اِس میں دو قول ہیں: (1) ممانعت کی روایات منسوخ ہیں۔(ابن شاھین)

(2) جواز کی روایات منسوخ ہیں۔(ابن حزم)

تیسرا قول تطبیق: یعنی روایات میں تطبیق کی صورت نکالی جائے گی۔مثلاً:

1. ممانعت کی روایات مکروہ تنزیہی پر اور رخصت کی روایات بیانِ جواز پر محمول ہیں۔(اکثر فقہاءِ ائمہ اربعہ)
2. ممانعت کی روایات ضررِ طبّی پر اور رخصت کی روایات اِباحتِ شرعیہ پر محمول ہیں۔(امام طحاوی)

3. ممانعت کی روایات میں قیام سے مراد مشی یعنی چلتے ہوئے پینا ہے۔(أبو الفرج الثّقفی)

4. ممانعت کی روایات کا تعلّق اُس جگہ سے ہے جہاں بیٹھنا آسانی سے ممکن ہو، پس وہاں نہ بیٹھنے میں کراہت ہوگی اور جہاں بیٹھنا آسانی سے ممکن نہ ہو وہاں کراہت بھی نہ ہوگی۔(مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم)

(تکملہ فتح الملہم:4/9 – 12)

ماءِ زمزم:

زمزم کے نام:

1. **زَمْزَمَ:** عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:أَنَّهُ سَمَّى زَمْزَمَ فَسَمَّاهَا زَمْزَمَ وَبَرَّةَ وَمَضْنُونَةً.(عبد الرزاق: 9125)

2. **بَرَّةَ:** عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:أَنَّهُ سَمَّى زَمْزَمَ فَسَمَّاهَا زَمْزَمَ وَبَرَّةَ وَمَضْنُونَةً.(عبد الرزاق: 9125)

3. **مَضْنُونَةً:** عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:أَنَّهُ سَمَّى زَمْزَمَ فَسَمَّاهَا زَمْزَمَ وَبَرَّةَ وَمَضْنُونَةً(عبد الرزاق: 9125)

4. **شَبَّاعَةَ:** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:كُنَّا نُسَمِّيهَا شَبَّاعَةَ، يَعْنِي زَمْزَمَ.(طبرانی کبیر: 10637)

5. **سِقَايَة الْعَبَّاس:** عَنَ السَّائِب أنه كَانَ يَقُول اشربوا من سِقَايَة الْعَبَّاس فَإِنَّهُ من السّنة(الترغیب: 1818)

فضائل زمزم:

1. زمزم ایک بابرکت پانی ہے۔إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، يَعْنِي زَمْزَمَ.(مصنف ابن ابی شیبہ: 14132)قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ زَمْزَمَ؟، فَقَالَ:إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، طَعَامُ طُعْمٍ.(طبرانی اوسط: 4270)

2. بخار جہنم کی تپش میں سے ہے، پس اُسے زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ.(بخاری:3261)

3. زمزم کے پانی میں نبی کریم ﷺ نے کلی فرمائی جس سے قیامت تک آنے والوں کو نبی کریم ﷺ کا مستعمل پانی پینے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

زَمْزَمَ، فَنَزَعْنَا لَهُ دَلْوًا، فَشَرِبَ، ثُمَّ مَجَّ فِيهَا، ثُمَّ أَفْرَغْنَاهَا فِي زَمْزَمَ.(مسند احمد: 3528) عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، فَتَمَضْمَضَ، فَمَجَّ فِيهِ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ.(مسند احمد: 18874) لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ، مَكَّةَ طَافَ سَبْعًا، ثُمَّ مَالَ إِلَى الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ مَالَ إِلَى زَمْزَمَ فَقَالَ: انْزِعْ، فَلَوْلَا أَنْ تَكُونَ سُنَّةً نَزَعَتْ يَدِي ، فَمَلَأَ لَهُ الدَّلْوَ، فَمَلَأَ فِيهِ مِنْهُ، ثُمَّ مَجَّهُ فِي الدَّلْوِ، فَقَالَ: أَفْرِغْهُ فِي الْبِئْرِ.(طبرانی اوسط: 5680)

4. **زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ مقصد حاصل ہوتا ہے۔** مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ.(مسند احمد: 14849) مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ ، إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللَّهُ ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِكَ أَشْبَعَكَ اللَّهُ بِهِ ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيَقْطَعَ ظَمَأَكَ قَطَعَهُ اللَّهُ.(دار قطنی: 2739)

5. **زمزم کو سیر ہو کر اچھی طرح سے پینا ایمان کی نشانی اور نفاق سے براءت ہے۔** آيَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ.(دار قطنی: 2736) التَّضَلُّعُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ.(کنز العمال:34778)

6. **ماءِ زمزم حضرت جبریل علیہ السلام کا کھودا ہوا چشمہ اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیاس دور کرنے والا پانی ہے۔** هِيَ هَزَمَةُ جِبْرِيلَ وَسُقْيَا اللَّهِ إِسْمَاعِيلَ.(دار قطنی: 2739)

7. **ماءِ زمزم کھانے والے کے لئے کھانے کی حیثیت رکھتا ہے۔** إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، يَعْنِي زَمْزَمَ، طَعَامُ مَنْ طَعِمَ.(مصنف ابن ابی شیبہ: 14132) فِيهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ، وَشِفَاءٌ مِنَ السَّقَمِ.(طبرانی اوسط: 3912)

8. **ماءِ زمزم ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔** خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ، فِيهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ، وَشِفَاءٌ مِنَ السَّقَمِ.(طبرانی اوسط: 3912)ماء زمزم شفاء من كل داء.(کنز العمال:34777)

9. **روئے زمین پر سب سے بہترین پانی زمزم کا اور سب سے بہترین کنواں زمزم کا ہے۔** خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ.(طبرانی اوسط: 3912)خير بئر في الناس بئر زمزم.(کنز العمال:38045)

10. **سیر ہو کر پینے والے کی بیماری نکل جائے گی اور شفاء حاصل ہو جائے گی۔** مَنْ شَرِبَ مِنْهَا حَتَّى يَتَضَلَّعَ أَحْدَثَتْ لَهُ شِفَاءً، وَأَخْرَجَتْ لَهُ دَاءً.(مصنف عبد الرزاق: 9121)

11. حجاج کرام کا ماءِ زمزم لے کر آنا آپ ﷺ سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔عَنْ عَائِشَةَ:أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مَاءَ زَمْزَمَ فِي الْقَوَارِيرِ.(شعب الایمان: 3834)عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ.(ترمذی: 963)عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً أَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ؟ فَقَالَ:قَدْ حَمَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمَلَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.(طبرانی کبیر: 2566)

12. ماءِ زمزم کسی کو دینے کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُتْحِفَ الرَّجُلَ بِتُحْفَةٍ سَقَاهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ.(حلیۃ الاولیاء:3/304)

زمزم کا پانی بیٹھ کر پینا مستحب ہے یا کھڑے ہو کر :

اِس بارے میں علماء کی دونوں رائیں ہیں:

1. کھڑے ہو کر مستحب ہے: اِس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے کھڑے ہو کر زمزم پینا ثابت ہے۔
2. بیٹھ کر مستحب ہے: اِس لئے کہ آپ ﷺ کا کھڑے ہو کر پینا کسی ضرورت کی وجہ سے تھا۔

- کھڑے ہو کر پینے کا جواز بیان کرنے کے لئے۔
- وہاں بیٹھنے کی مناسب جگہ نہ ہونے کی وجہ سے۔
- تا کہ سب دیکھ لیں اور سب کو معلوم ہو جائے کہ یہ بھی سنن حج میں سے ہے۔
- اِس لئے کہ یہ پانی سراسر شفاء ہے، اِسے کھڑے ہو کر پینے میں کوئی نقصان کا اندیشہ نہیں۔
- تا کہ بحالتِ قیام یہ بابرکت پانی پورے بدن میں اچھی طرح پہنچ جائے۔(انتہاب المنن:1/212)

ماءِ زمزم پینے کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.(دار قطنی: 2738)

مسئلۃالتنفّس:

تنفّس کا مطلب اور اُس کا حکم :

تنفّس کا معنی سانس لینا ہے، اور اِس کے دو معنی ہیں:

1. التنفّس فی الشّرب: پینے کے دوران برتن سے منہ ہٹاکر دو تین مرتبہ سانس لینا۔ یہ مندوب ہے۔
2. التنفّس فی الاِناء: پیتے ہوئے برتن کے اندر سانس لینا۔ یہ مکروہ ہے۔(الکوکب الدری علی الترمذی:3/39)

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا.(ترمذی: 1884) اِس حدیث میں پہلا معنی مراد ہے۔

إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ.(ترمذی: 1889) اِس حدیث میں دوسرا معنی مراد ہے۔

پانی کتنی سانس میں پیا جائے؟

- تین سانس میں: سنت ہے۔لأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا
- دو سانس میں : جائز ہے۔لأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ
- ایک سانس میں : مکروہ تنزیہی ہے۔لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ البَعِيرِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ

(ترمذی:84-85-1886) (انتہاب المنن:1/218)(الکوکب الدری علی الترمذی:3/39)

نوٹ: مشروب زیادہ(یا بہت زیادہ ٹھنڈا یا گرم) ہو تو تین سے زائد سانس میں بھی پیا جاسکتا ہے، اسی طرح کم ہونے کی صورت میں ایک دو سانس میں پی لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔(الکوکب الدری علی الترمذی:3/40)

ایک ہی سانس میں پینے کے نقصانات:

1. نبی کریم ﷺ نے اِس سے منع فرمایا ہے۔
2. اِس میں جانوروں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔

3. ایک ہی سانس میں پینے سے معدہ کو نقصان پہنچنے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

4. ایک ہی سانس میں پینے سے پھندا لگنے کا امکان بھی ہوتا ہے جو ظاہر ہے کہ مُضر ہے۔

5. اِس طرح پانی بھی زیادہ مقدار میں پیا جاتا ہے، جو مُضرِ صحت ہوتا ہے۔(انتہاب المنن:1/217)

6. ایک سانس میں پانی پینے سے صحیح طرح سے سیر ابی بھی حاصل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے تین سانس میں پانی پینے کو" هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى " قرار دیا ہے۔.(ترمذی: 1884)(تحفۃ الالمعی:5/227)

برتن منہ سے ہٹا کر سانس لینی چاہیئے:

حدیث میں برتن میں سانس لینے سے منع کیا گیا ہے۔إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ.(ترمذی: 1895)

پس اِس سے بچنا چاہیئے خواہ منہ گلاس یا پیالے کے کنارے سے لگا ہوا ہو یا منہ کو برتن سے کسی قدر ہٹا کر سانس پانی کے اندر ہی لی جائے، دونوں صورتیں کراہت طبعیہ میں داخل ہیں۔اور صحیح صورت یہ ہے کہ منہ اِس قدر ہٹانا چاہیے کہ سانس برتن سے مکمل باہر ہو۔(الکوکب الدری علی الترمذی:3/39)

مسئلۃ اختناث الاسقیۃ :

اختناث کا معنیٰ و مطلب :

باب افتعال سے ہے،اِس کا لغوی معنیٰ التَّكَسُّرُ اور الِانْطِوَاءُ یعنی ٹوٹنے اور لپیٹنے کے ہیں۔(نووی علی المسلم:13/194)

یہاں مطلب یہ ہے کہ مشکیزے سے منہ لگا کر پانی پیا جائے۔نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ القِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ (بخاری: 5627)

منہ لگا کر پینے کا حکم:

- ابن حزم ظاہری: حرام ہے۔
- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: بلا کراہت جائز ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: مکروہ تنزیہی ہے۔(فتح الباری:10/ 91) (الکوکب الدری علی الترمذی:3/ 42)

منہ لگا کر پینے کی ممانعت کی وجوہات:

1. پانی نظروں سے اوجھل ہوتا ہے جس کی وجہ سے بہت ممکن ہے کہ پانی میں موجود کوئی موذی چیز یا کچرا وغیرہ پانی کے ساتھ منہ میں جاسکتا ہے، جیسا کہ منقول ہے کہ ایک شخص کے پیٹ میں اس طرح کرنے سے سانپ چلا گیا تھا۔ شَرِبَ رَجُلٌ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَ فِي بَطْنِهِ جَانٌّ (مصنف ابن ابی شیبہ: 24127)
2. اِس طرح سے پانی پینے کی وجہ سے مشکیزے یا بوتل وغیرہ کے منہ میں بدبو ہوجاتی ہے، جو دوسروں کے لئے باعث اذیت ہوتا ہے۔لِأَنَّ ذَلِكَ يُنْتِنُهُ۔(مستدرک حاکم: 7211)
3. اِس طرح کرنے سے پانی کے گرنے اور پینے والے کے کپڑے گیلے ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔يَتَرَشَّشُ الماءُ عَلَى الشَّارِبِ لِسَعَةِ فَمِ السِّقاء.(النہایۃ لابن الاثیر:2/ 82)
4. پانی پریشر کے ساتھ پیٹ میں جانے کی وجہ سے دردِ جگر ہوسکتا ہے۔(تحفۃ الالمعی:5/ 230)
5. یہ عمل معدہ کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔۔(تحفۃ الالمعی:5/ 230)
6. اِس طرح پینے سے پھندا لگنے (سانس بند ہوجانے) کا قوی امکان ہوتا ہے۔(انتہاب المنن:1/ 223)

کیا بوتل میں منہ لگا کر پینا بھی اختناث الأسقیۃ میں داخل ہے؟

احادیثِ طیبہ میں اگرچہ مشکیزہ میں منہ لگا کر پینے کا تذکرہ ہے لیکن اُس کی کراہت کی مندرجہ بالا وجوہات کو دیکھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کراہت آجکل کی بوتلوں میں منہ لگا کر پانی پینے میں ہونی چاہیئے۔بالخصوص جبکہ وہ بوتل گھر ، آفس یا دوکان وغیرہ میں کئی افراد کے درمیان مشترکہ طور پر استعمال کی جارہی ہو۔

منہ لگا کر پینے کی رخصت کی روایات کا مطلب:

احادیث میں منہ لگا کر پینے کی رخصت بھی منقول ہے مثلاً :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا۔(ترمذی: 1891)پس اِس کے مختلف جوابات دیے گئے ہیں:

1. ممانعت کی روایات میں بڑا مشکیزہ اور جواز کی روایات میں چھوٹے مشکیزے مراد ہیں۔
2. جواز کی روایات ضرورت و حاجت پر محمول ہیں، یعنی ضرورت کے وقت جبکہ کوئی برتن اور گلاس نہ ہو یا وقت کی کمی ہو، جیسے جنگ وغیرہ کا موقع ہو تو منہ لگا کر پیا جاسکتا ہے۔
3. ممانعت کی روایات اعتِیاد(عادت بنالینے)پر محمول ہیں یعنی اِس عمل کی عادت نہیں بنالینی چاہیئے۔
4. احادیثِ جواز ناسخ اور ممانعت کی روایات منسوخ ہیں۔(تحفۃ الاحوذی:6/11)(انتہاب المنن:1/224)

نبی کریم ﷺ کے پسندیدہ مشروبات:

1. **ٹھنڈا میٹھا پانی**۔ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الحُلْوَ البَارِدَ.(ترمذی: 1895)
2. **دودھ**۔ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّبَنَ.(الطب النبوی:2/679)كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِلَبَنٍ، قَالَ: بَرَكَةٌ أَوْ بَرَكَتَانِ.(ابن ماجہ: 3321)
3. **شہد**۔ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ العَسَلَ.(الطب النبوی:2/695)